RIGHT TO EDUCATION PAKISTAN

4 QUALITY EDUCATION

IDARA-E-TALEEM-O-AAGAHI تعلیم و آگہی کا ادارہ

آئین کے آرٹیکل A-25 اور ایس ڈی جی 4 کے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے تعلیم پر سیاسی جماعتوں کے منشوروں کے لئے فوری سفارشات

2018 کے عام انتخابات، پاکستان میں جمہوری استحکام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ ایک موقع ہے کہ ہم اپنی سیاسی جماعتوں کے سامنے تعلیم کا مطالبہ رکھیں، تعلیم جو کہ مضبوط معاشرے کی بنیاد ہوتی ہے۔ ہم ادارہ تعلیم و آگہی (ITA) کے فورم سے نوجوان سفیر برائے تعلیم (ایجوکیشن یوتھ ایمبیسیڈرز)، طلبا، اساتذہ، سول سوسائٹی آرگنائزیشنز، علمی حلقوں اور اپنے میڈیا پارٹنرز کے ہمراہ تمام بچوں، نوجوانوں اور بالغوں کے لیے عمر بھر جاری رہنے والے تعلیمی عمل جو مساوی اور جامع ہو، اس حق تعلیم (RTE) کے مطالبے کے لیے آپ کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں، خاص طور پر 5 سے 16 سال کی درمیان موجود بچوں کی تعلیم کے لیے۔ آئین کا آرٹیکل A-25 جمہوریت کا ایک تحفہ ہے جو 2010 میں ہمیں ملا۔ ہمیں لازماً اپنی سیاسی جماعتوں پر زور دینا چاہیے کہ وہ A-25 کے بنیادی دستوری حق کی، اس کی حقیقی روح کے مطابق حمایت کریں اور مستحکم نظام کے قیام کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ آرٹیکل A-25 پر عمل درآمد کا وقت ''اب'' ہے۔ اس میں مزید تاخیر کسی بھی صورت میں نہ کی جائے۔

ادارہ تعلیم و آگہی (ASER) Annual Status of Education Report سے متعلق تعلیمی جائزوں کے بارے میں حق تعلیم کی مہم سال 2008/09 سے چلا رہا ہے۔ ASER رپورٹ کارڈز، پاکستان اور اس کے ماورا تعلیمی اصلاحات کے حوالے سے بنیادی ڈیٹا مہیا کر رہے ہیں۔ ASER نے کئی مشترکہ مہموں بشمول الف اعلان میں تعاون فراہم کیا ہے۔ ASER کی طرف سے لرننگ میٹرک نے پاکستان میں سالانہ ضلعی درجہ بندی رپورٹوں میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے۔

ITA-ASER کی ٹیم نے اہم سیاسی جماعتوں کے سیاسی منشوروں کے مطابق ان کے لیے حق تعلیم کے رپورٹ کارڈز تیار کیے ہیں۔

سندھ	پنجاب	خیبر پختونخواں	بلوچستان
پاکستان پیپلز پارٹی (PPP)	پاکستان مسلم لیگ۔ن (PML- N)	پاکستان تحریک انصاف (PTI)	پاکستان مسلم لیگ۔ن (PML- N -2.5yrs)
			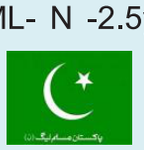
			نیشنل پارٹی (2.5 yrs)

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سیاسی جماعتوں نے تعلیم کے لیے غیر جانبدارانہ انداز میں کوششیں کی ہیں اور کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں مگر ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔ اس امر کی ہنگامی بنیادوں پر ضرورت ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں تمام شہریوں کے حق تعلیم کو اپنے سیاسی منشور میں ایک قابل عمل بنیادی حق کے طور پر دوبارہ نظر ثانی کریں

جیسا کہ ASER پاکستان سروے (2013-2016) میں واضح ہے اور جس کی الف اعلان کی حالیہ ''پنج سالہ تعلیمی اصلاحات'' صوبائی رپورٹوں میں بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں اپنے منشوروں میں درج ذیل شہری حقوق کو الیکشن مہم 2018 میں لازمی طور پر مدنظر رکھیں۔

i) تعلیمی بجٹ میں جی ڈی پی (GDP) کے 3 فیصد حصے کو بڑھا کر 6 فیصد کیا جائے تا کہ آرٹیکل A-25 (5 سے 16 سال کے بچوں کے لیے) کی 20 ترجیحات پر عمل درآمد کیا جا سکے اور نوجوانوں، اساتذہ اور بالغان کے لیے پوسٹ سیکنڈری تعلیم کے ایس ڈی جی (SDG) کے مقصد نمبر 4 پر عمل درآمد ممکن ہو۔ SDG کا تعلیمی مقصد 4، 2030 تک SDG کے تمام 17 مقاصد کی تکمیل میں سب سے مرکزی ہے، جس کے لیے حکومت کے تمام محکموں، تعلیمی تنظیموں، نجی سیکٹر اور ملے جلے شراکت کاروں کو ملکر کام کرنا ہوگا۔

رسائی.....بچوں اور شہریوں کے لیے شعبہ جاتی منتقلی

1۔ مڈل اور سیکنڈری سکولوں کے معیار اور مقدار سے متعلق ثبوتوں، ضرورتوں اور علاقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لڑکیوں اور لڑکوں کے سکولوں میں 50 فیصد اضافہ کیا جائے۔

2۔ ہر صوبے میں موجودہ سطح (جاری و ترقیاتی) پر بجٹ کا 10 فیصد ابتدائی بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کے (ECCE) سکول اور کمیونٹی بیسڈ پروگرامز کے لیے مختص کیا جائے، اور اس عمل میں صحت کی سہولتیں فراہم کرنے والوں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی فعال شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ پبلک اور تعلیمی اداروں کے سپورٹ پروگراموں میں ناپید سہولتوں کی 100 فیصد فراہمی کے لیے مناسب فنڈز مختص کیے جائیں۔ اس کے لیے ہر سکول میں خصوصی سہولتوں، یوٹیلیٹیز کے لیے فنڈز، ایس ایم سیز (SMCs)، تعلیمی مواد، موثر سرگرمیوں، سکول/ کلسٹر کی بنیاد پر تربیت اور نگرانی کے لیے جاری بجٹ میں فنڈز مختص کیے جائیں۔

4۔ قابل اور معیاری افرادی قوت کے لیے اعلیٰ تعلیم اور توسیع شدہ TVET/ تکنیکی پیشہ وارانہ مہارت کے لیے پروگرام ڈیزائن کیے جائیں اور ان پر عمل درآمد کیا جائے۔

اکیسویں صدی میں تعلیم اور کام کے لیے معیار اور جدّت

1۔ معیار کے لیے موجودہ مختص فنڈز میں 50 فیصد اضافہ کیا جائے تا کہ خاص صلاحیتوں کے حامل طلباء کے تعلیمی نتائج کو بہتر کیا جائے اور کمزور طلباء کے لیے صحیح سطح پر تعلیم دینے (TARL) کی سرگرمیوں کو تیز تر کیا جائے۔

2۔ نئے ترقی پسند عملے کی تشکیل: i۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم (ECE.ECCE) کے لیے اساتذہ اور معاون، ii۔ مرکزی دھارے کی تعلیم میں خصوصی/ جامع اور iii۔ پاکستان میں صنفی توازن کو یقینی بنانے کے لیے متبادل اساتذہ بھرتی کیے جائیں۔

3۔ افرادی قوت، اساتذہ کی ترقی (قبل از اور دوران سروس)، ایوارڈز، معاون خدمات بشمول مشکل علاقوں میں اور خواتین اساتذہ کی ضروریات کے حوالے سے حساس رہائشی سہولتوں کے لیے موجودہ بجٹ میں 50 فیصد اضافہ کیا جائے۔

4۔ تمام پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکولوں میں سائنس، ماحولیاتی تبدیلیوں اور ریاضی (STEM) کی انٹرایکٹو تعلیم پر عمل درآمد کا سلسلہ تیز کیا جائے۔

5۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے تعلیم کے مواقعوں میں بے تحاشا اضافہ جس کے لیے تمام سرکاری، عوامی، نجّی اسکولوں اور مدرسوں کو وسائل مہیا کیے جائیں۔

6۔ اختراعات، کاروباری اقدام، تکنیک، زندگی کی مہارتیں اور آمدن سکھانے والے پروگراموں کو فروغ دینے اور شروع کرنے والے ابتدائی اور ہائی سکولوں کو مالی مدد اور گرانٹس دی جائیں۔

7۔ لائبریریز، بچوں کا ادبی میلہ (CLFs)، STEM اور ماحولیات سے متعلق کلبوں، سمر سکولوں، دوروں (tours)، زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم (LSBE)، کھیلوں کی سرگرمیوں اور دوسرے موقع دینے کے پروگراموں کے حوالے سے کام کرنے والے تمام سکولوں (پرائمری سے ہائر سیکنڈری تک) کو خصوصی اور فراخ دلی سے گرانٹس دی جائیں۔

8۔ اساتذہ، ہیڈ ٹیچرز اور طلبا کے لیے لیڈرشپ، مشاورت اور رہبری کرنے کے پروگرامز کے مواقع پیدا کیے جائیں۔

9۔ شعبہ تعلیم میں اسکولوں، سیکنڈری اور اپر سیکنڈری تعلیمی سطح پر بہتر اور بین الشعبہ جاتی اور تیز رفتار عمل درآمد کے لیے کیا چیز مددگار ہو سکتی ہے اس کے شواہد پر مبنی منصوبہ بندی کے لیے تحقیقی و اختراعی گرانٹس بڑھائی جائیں۔

10۔ تعلیم برائے مستقبل کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے۔ اکیسویں صدی سے ہم آہنگ گہری تعلیم، مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس کے حوالے سے اقدامات کیے جائیں

منصفانہ تقسیم اور شمولیت

11۔ غریب گھروں کے بچوں اور پسماندہ اضلاع کے طلباء کے تحفظ کے لیے خصوصی ترقی پسندانہ سہولیات جیسے رعایتی سفر، رہائشی سہولتیں، اسکول کے دوران کھانا، فعالیت سے سیکھنا، وظیفے مہیا کیے جائیں۔

12۔ کل تعلیمی بجٹ کا 10 فیصد جامع اور خصوصی تعلیمی سہولیات، ان کے عملے اور معاون خدمات ڈیلیور کرنے والے متعدد شراکت داروں کے لیے مختص کیا جائے۔

13۔ ملک/صوبے بھر پر پھیلا ایک وسیع پروگرام شروع کیا جائے جس کے تحت ہائی سکولوں میں کیریئر سے متعلق مشاورت دینے والے بھرتی کیے جائیں جو نوعمر طلبا کی سماجی و جذباتی رہنمائی کریں۔

14۔ حکومت کی طرف سے مدد اور پبلک پرائیویٹ اقدامات کے تحت گرانٹس کی فراہمی کا تیز تر نظام بنایا جائے تا کہ حکومت غیر ریاستی تعلیم کے فراہم کاروں جیسے کم قیمت نجی سکول، مدرسے، خصوصی تعلیم اور کمیونٹی سے چلائے جانے والے نان فارمل پروگرامز کے ذریعے تمام سطحوں پر تعلیمی اہداف حاصل کرنے کے لیے بروقت مدد دے سکے اور وہ بہتر تعلیمی نتائج دیں۔

15۔ خصوصی صلاحیتوں کے حامل بچوں کی تلاش کی خصوصی سکیمیں تمام صوبوں اور اضلاع کے مختلف علاقوں میں شروع کی جائیں تا کہ خصوصی صلاحیتوں کا حامل کوئی بھی بچہ مواقع کے فقدان یا خرچہ برداشت کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔

20۔ ابلاغ (کمیونیکیشنز) اور آگاہی: کل تعلیمی بجٹ کا 2 فیصد ہر صوبے میں ابلاغ اور آگاہی پر خرچ کیا جائے اور ابلاغ کے تمام ذرائع کے ذریعے تعلیمی اصلاحات اور تعلیمی منصوبوں کی بابت تمام شہری اور ریاستی اہلکار برابری کی سطح پر حقِ معلومات رکھیں، وہ حق جو آئین کا آرٹیکل A-19 ہمیں دیتا ہے۔

ii۔ تمام صوبوں میں ماہرین پر مبنی آزاد تعلیمی کمیشن قائم کیا جائے جو فعال طور پر زبان، معیاری تعلیم، موثر نصاب اور تمام بچوں کے تحفظ کے مسلسل چلے آ رہے مسائل کو حل کر سکے۔

iii۔ فی الفور اگلے دو سال کے اندر سرکاری ہائی سکولوں میں تعلیمی عمل میں خلل کی اس روش کا خاتمہ کیا جائے جب ہر سال اپریل مئی میں بورڈز ان تعلیمی اداروں کو امتحانی مرکز میں بدل دیتے ہیں۔ تمام بورڈز کو مختلف سالانہ امتحانوں کے ذریعے فیسوں کی مد میں جمع شدہ رقوم کو شفاف انداز میں خرچ کو یقینی بنایا جائے، ان بورڈز کو پارٹنر سکول کے امتحانی مراکز کی بہتری اور مرمت کے لیے فنڈز دیے جائیں۔

اپریل 2018